سوال

(18) جولوگ آج کل بعد نماز جمعہ کے چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جولوگ آج کل بعد نماز جمعہ کے چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں اوراس کے تارک کو ملوم جانتے ہیں۔ اوریہاں تک پابندی اس کی ہوگئی کہ بعض شہروں میں تو مثل جدہ وغیرہ کے جماعتیں اس کی ہونے لگی ہیں، آیا یہ نماز احتیاط کی اس صورت مسئولہ میں جائز ہے یا نہیں، اوراگر ایسی پابندی ایک خاص شخص کے عقیدے میں نہ ہو، مگراس کو ایسی پابندی کے زمانہ میں دوسروں کے ساتھ مشابہت اس عمل کی جائز ہے یا نہیں اوراگروہ پڑھے گا، انہی میں داخل ہوگا یا نہیں اور بصورت عدم پابندی واصرار کالوجوب کے نفس اس نماز احتیاط کا کیا مسئلہ ہے۔ جس نے اس کو نکالا تھا کس بنا پر نکالا تھا اورکس درجہ میں رکھا تھا اوراب کس درجہ میں پہنچا اور تعجب پر تعجب ہے کہ اس نماز احتیاط کو عوام کیا بعض علماء بھی پڑھتے ہیں، واللہ اعلم ان کے پاس کون سی دلیل کتاب وسنت وقیاس واجتہاد سے ہے، اوربظاہر یہ نماز احتیاط نماز شک پائی جاتی ہے، کہ اگر جمعہ نہ ہوا، توظہر ہوجائے گی، آیا قیاس اس کا صوم یوم شک پر ہوسکتا ہے یا نہیں اورمن جملہ دوسری بدعات محدثہ فی الدین کے ہے یا نہیں، بالکل جواب اس مسئلہ کا صاف صاف مدلل شرعیہ ومزین بمہرودستخط خاص آنجناب عنایت فرمادیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذہب حنفیہ میں شرائط جمعہ میں مصریعنی شہر اور ہونا امام یا اس کے نائب کا لکھتے ہیں، لہٰذا چونکہ امام اوراس کانائب ہندوستان میں بہ سبب تسلط کفار کے نہیں پایا جاتا، تو بناء مذہب حنفیہ پر جمعہ نہ ہوا، اورچونکہ دیگرائمہ نے یہ شرط نہیں رکھی، توان کے مذہب پر جمعہ ادا ہوتا ہے، مگرچوں کہ دوسری خرابی یہ ہوگئی کہ ایک شہر میں دوتین جگہ جمعہ کا پڑھنا ان کے نزدیک درست نہیں، جس کا جمعہ اوّل واقعہ ہوتا ہے اس کا جمعہ توادا ہوااور جس کا بعد ہوااس کے ذمہ پر ظہر کی نماز قائم رہی اوریہ حال دریافت نہیں ہوسکتا کہ کس کا جمعہ پہلے ہوا توان مذاہب پر بھی محل تعدد جمعہ میں ہر شخص کو تردد ادائے جمعہ اور سقوط ظہر میں رہتا ہے۔ اس وجہ سے لوگوں نے ایجاد احتیاط ظہر کیا تھا کہ اگر جمعہ ادا نہ ہووے گا، توظہر بالیقین ذمہ سے ساقط وادا ہوجاوے گی اور جو جمعہ ادا ہوگیا تو یہ رکعات نفل ہوجاویں گی۔ یہ اصل اس کی ہے مگراحناب یعنی حنفیوں کا یہ عمل پسند نہیں، اول تو یہ احتیاط وجوب کے درجہ کو پہنچی اور یہ خود بدعت ہے، دوسرے بعضے اولی النزاع یعنی آپس میں جھگڑا اُٹھانے والے ہوگئے اگر درجہ احتیاط واستحباب میں رہتے تو یہ خیر سہل بات تھی، پھر یہ کہ جن علماء سے شرطیت وجودامام ونائب دریافت ہوئی ہے وہی علماء یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر امام ونائب سے تعذر ہو، تو مسلمین اپنا امام جمعہ مقرر کرکے ادا کریں، پس حسب اس روایت سب جگہ امام موجود ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں جب مصر میں جمعہ پڑھا گیا ادا ہوگیا اور سقوط ظہر ذمہ سے ساقط ہوچکا، پس احتیاط ظہر لغو ہے اور جن لوگوں کے نزدیک یہ قول علماء کا معتبر نہیں، تو خود شرطِ جمعہ کی مفقود ہے، چاہیے کہ ظہر باجماعت پڑھا کریں، یہ کیا بے موقع بات ہے کہ شرط جمعہ کی موجود نہیں اور فقط تردد کی وجہ سے نوافل کو باجماعت ادا کریں اور فرض وقت کو فراویٰ یعنی تنہا تنہا پڑھیں یہ سخت خرابی ہے، پس احناف کا احتیاطِ ظہر تو بایں وجہ پسند نہیں کرتا ہوں، خصوصاً اس صورت وجوب اور نزاع میں اور دیگراہل مذاہب پر یہ اعتراض ہے کہ اگر تردد درست نہیں، تو دیدہ ودانستہ اس حرکت لایعنی (بے فائدہ) کو کیوں اختیار کیا، واجب ہے کہ سب جمع ہوکر ایک جمعہ کو ادا کریں، الغرض یہ امر نہایت لغو اور فضول اور سستی

دین کا باعث ہے اور موجب کمال غفلت اور بے پرواہی دین سے ہونے کا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد

الجواب صحیح : محمد امیر الدین پٹیالوی، واعظ جامع مسجد دہلی محمد امیر الدین ۱۳۰۱

طلع الحق حق الطلوع وسطع الصدق حق السطوع فما قال ملک العلماء سلطان الاتقیاء، زین المفسرین، رئیس المحدثین نعمان اواننا مجدد زماننا نائب رسول اللہ الصمد علیہ صلوات من اللہ الاحد مولانا العلم العامل الحافظ الحاج رشید احمد مد اللہ ظلال فیوضہ علی روس العلمین اللھم امین فھو حق والحق احق بالاتباع واولیٰ لان الحق یعلو ولا یعلی۔ حررہ اوّل تلامذتہ الفقیر محمد حسین عفا اللہ عنہ۔

فقیر محمد حسین ۱۲۵۸

قادر بخش عفی عنہ ۱۳۰۴ھ

مدرس مدرسہ حسین بخش

جواب ہذا صحیح ہے :

حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ محمد ساکن درگاہ سلطان نظام الدین اولیاء ضلع دہلی

المجیب مصیب محمد حسین خان خورجوی بقلم خود، اصاب من اجاب محمد حیات اللہ عفا اللہ عنہ،

جواب بہت صحیح اور ٹھیک ہے اور خلاف اس کا ضلالت وبدعت سیئہ ہے، کیوں کہ اس فعل نامقبول کو کسی نے بھی ائمہ اربعہ سے نہیں کیا ہے۔ کما فی البحر وتاتارخانی وغیرہما من کتب الفقہ اور اصل میں یہ یعنی نماز احتیاط الظہر بدعت ہے ایک بادشاہ عباسی معتزلی کہ عرب و عجم وغیرہ کا بادشاہ تھا اس کی نکالی ہوئی ہے، حنفی مذہب میں ہر گز یہ نماز درست نہیں ہے۔ جواب یہ کرے وہ نہ حنفی ہے نہ مالکی، نہ شافعی، نہ حنبلی بلکہ معتزلی مذہب ہے، اس ظالم نے یہ حکم دیا تھا کہ نماز احتیاط الظہر کل جگہ جاری کی جائے جو اس کو نہ کرے اسے تعزیر لگائی جائے جو مولوی اس وقت میں عبد الدینار والدرہم تھے اس کو قبول کیا اور فتووں میں درج کر گئے اور حنفی مذہب بالائے طاق رکھا اس قصہ کو ایک عالم جید قصوری پنجابی حنفی المذہب نے خوب تحقیق کے ساتھ لکھا ہے، کذافی تفسیر المحمدی، اور حضرت محمدﷺ صرف دو رکعت یا چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھتے تھے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العاجز محمد عبد الوہاب پنجاب نزیل دہلی

۱۲۹۹ اسید محمد عبد السلام غفرلہ، ابو محمد عبد الحق ۱۳۰۵ لودیانوی

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبد الوہاب ۱۳۰۰

الجواب صحیح محمد طاہر سلہٹی مسکین عبد الغنی ضلع کرنال

ہذا الجواب صحیح : سید محمد اسماعیل ۱۲۸۱ فرید آبادی

سید محمد نذیر حسین

جواب صحیح ہے : محمد فقیر اللہ پنجابی ضلع شاہ پور۔ محمد ناظم ملک بنگالہ ضلع فرید پور ہذا جواب صحیح حررہ ثابت ضلع اعظم گڑھ

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 60-63

محدث فتویٰ